نمبر ۱۷ | ۲۲ شعبان سنہ ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۱۰ دسمبر مغرب کے وقت بذریعہ موٹر لاہور سے تشریف لے آئے ٭

شیخ یوسف علی صاحب پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے سوا تین ماہ کی رخصت بیماری کے بعد ۹ دسمبر سے اپنے کام کا چارج لے لیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب آپ کی صحت اچھی ہے ٭

۹- دسمبر جامعہ احمدیہ کے درجہ رابعہ کے اُن تین طلباء کا نظارت تعلیم و تربیت نے امتحان لیا۔ جو سالانہ امتحان میں کمپارٹمنٹ میں آ گئے تھے

مولوی عبدالاحد صاحب ۹- دسمبر سرینگر سے آئے۔ اور ۱۰- دسمبر بسلسلۂ تبلیغ ملتان روانہ کئے گئے ٭

جلسہ سالانہ کا پروگرام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد موصول ہو چکا ہے جسے اگلے پرچہ میں انشاء اللہ شائع کیا جائیگا

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قادیان میں رہائش کے متعلق حضور کا ارشاد

"جو شخص سب کچھ چھوڑ کر اس جگہ آ کر آباد نہیں ہوتا۔ یا کم از کم ایسی تمنا دل میں نہیں رکھتا۔ اس کی حالت کی نسبت مجھے بڑا اندیشہ ہے۔ کہ مبادا وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے۔ اپنے گھروں وطنوں اور املاک کو چھوڑ کر میری ہمسائیگی کیلئے قادیان میں بود و باش کرنا اصحاب الصفہ کا مصداق بننا ہے اور یہ تو ایک ابتدائی مرحلوں میں سے ہے۔ ورنہ مردانِ خدا کو تو اگر اس سے بھی صدہا درجہ بڑھکر دشواریوں و مصیبتوں کا سامنا ہو۔ تاہم وہ انکی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔ بلکہ وفور جذبۂ عشق محبوب حقیقی سے آگے ہی قدم مارتے ہیں" (الحکم ۱۰- دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء)

(الفضل) جو لوگ سال میں ایک بار یعنی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی کسی وجہ سے نہ آنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ انہیں ان الفاظ پر غور کرنا چاہیئے ٭

اخبار احمدیہ

قرار داد تعزیت

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے اجلاس مورخہ ۱۹- نومبر ۱۹۳۳ء میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق آراء پاس ہوا:۔

احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کا یہ اجلاس ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے پریزیڈنٹ احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کے چھوٹے بھائی فضل الرحمٰن کی بے وقت اور اچانک موت پر اظہار غم اور افسوس کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو فردوس بریں میں اور مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے۔ اور مرحوم کے رشتہ داروں کو صبر جمیل کی توفیق دے:۔

خاکسار محمد ابراہیم ناصر سکرٹری

احمدیہ لائبریری کھیوہ

احمدیہ لائبریری کی تعمیر اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہے۔ کام بہت سا ہوگیا ہے۔ احباب سے تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد ہاشم احمدی:۔

درخواست ہائے دعا

۱- میرا لڑکا عبدالکریم دارالسلام افریقہ میں بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد بخش از جہلم:۔ ۲- برادرم محمد یعقوب صاحب احمدی ایک جھوٹے مقدمہ میں دو سال کے لئے نظر بندی کی سزا ہوئی ہے اپیل دائر ہے۔ احباب بریت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالغنی احمدی۔ سیالکوٹ:۔ ۳- بندہ بعض تکالیف میں ہے۔ دوست دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ دور کر دے:۔ خاکسار شیخ محمد یوسف۔ لائل پور۔ ۴- اہلیہ صاحبہ جناب حاجی محکم الدین صاحب کچھ عرصہ سے سخت بیمار رہیں۔ دوست دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد عبداللہ۔ چکوال:۔ ۵- میری والدہ صاحبہ کو نمونیہ کی شکایت ہے۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دعا کریں:۔ خاکسار محمد عبدالحق بھوماں وڈالہ:۔ ۶- میرا بھتیجا دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار نور احمد نائی ازاحمدی پور:۔ ۷- بندہ عرصہ ایک سال سے درد گردہ اور بخار میں مبتلا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ، بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار نصیر احمد چک نمبر ۲۹- ضلع شیخوپورہ۔ ۸- میری بیوی سخت بیمار ہے۔ احباب صحتیابی کی

ولادت

۱- برادرم منشی عبدالحلیم خاں صاحب آف میرٹھ کے ہاں ۲۵- اکتوبر۔ لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی عمر دراز و خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ اس خوشی میں برادر موصوف نے الفضل غریب فنڈ میں دو روپے دینے کا وعدہ کیا ہے۔ خاکسار حسید کریم بخش۔ کلکتہ:۔ ۲- جناب غلام نبی خاں صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کے ہاں ۵- نومبر ۱۹۳۳ء لڑکا تولد ہوا۔ اس خوشی کے موقعہ پر آپ نے مبلغ پانچ روپیہ اشاعت اسلام کے لئے بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ احباب مولود کی عمر دراز اور سعادت دارین کے لئے دعا کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ:۔

۳- رسیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل مولوی چراغ الدین صاحب احمدی ہیڈ ماسٹر مٹھہ ٹوانہ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کی دعا فرمائیں۔ خاکسار حسن خاں حجانہ از مٹھہ ٹوانہ:۔ ۴- ۳۱- اکتوبر اللہ تعالیٰ نے مجھے چھٹا بھائی عطا فرمایا۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبدالمومن رکھا ہے۔ احباب مولود کے لئے دعا کریں۔ خاکسار عبدالرشید کوثر پسر ڈاکٹر عبدالمجید صاحب تلات:۔

دعائے مغفرت

۱- میری والدہ صاحبہ فوت ہوگئی ہیں احباب دعائے مغفرت فرمائیں:۔ خاکسار محمد بخش اودرحمہ۔ ضلع شاہ پور:۔ ۲- میری لڑکی فوت ہوگئی ہے۔ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار اصغر علی خاں کاہنہ۔ ضلع رہتک:۔ ۳- میرا لڑکا ۷- نومبر ۱۹۳۳ء کو فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عباس خاں تترنایب۔ ۴- میری مکرمہ خورشید امن صاحبہ ۱۱- نومبر ۱۹۳۳ء کو اپنے وطن موضع ہرچوکے تحصیل وزیرآباد میں فوت ہوگئی ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار فیض احمد بھٹی۔ کاتب الفضل۔ قادیان:۔ ۵- ۱۱- نومبر مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب فوت ہوگئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد عبدالمجید۔ بھینی شرقپور ضلع شیخوپورہ۔ ۶- محمد علی خاں صاحب کریام ضلع جالندھر ۲۴- اکتوبر ۱۹۳۳ء فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ ناظر دعوت و تبلیغ۔ ۷- منشی احمد دین صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بھیرہ جو نہایت مخلص و پرجوش اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے ۱۸- نومبر رحلت فرما گئے دعائے مغفرت کیجائے۔ خاکسار دلپذیر ۸- ہمیں یہ سُنکر بے حد افسوس ہوا۔ کہ چوہدری عبدالرشید صاحب تبسم متعلم گورنمنٹ کالج لاہور کے والد صاحب چند یوم بیمار رہ کر اپنے وطن اوجلہ ضلع گورداسپور میں فوت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم مخلص احمدی تھے۔ احباب ان کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ مرحوم کی اولاد تین لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ جن میں سے تبسم صاحب سب سے بڑے ہیں۔ احباب یہ بھی دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے خاندان کی ذمہ واریاں اٹھانے کی توفیق بخشے:۔ ۹- ۲۰- نومبر میاں کریم بخش صاحب فوت ہوگئے۔ دعائے مغفرت کی جائے۔ خاکسار محمد عبدالمجید۔ بھینی شرقپور:۔ ۱۰- ۲۵- نومبر میری لڑکی فوت ہوگئی۔ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ دوست دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار احمد الدین پٹیالہ۔ ضلع شیخوپورہ۔ ۱۱- میرے بڑے بھائی چودھری قاسم علی صاحب ۳۰- نومبر فوت ہوگئے ہیں دوست دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار۔ نوردین احمدی ذیلدار چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری:۔ ۱۲- میرے والد محمد ابراہیم صاحب فوت ہوگئے ہیں احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار محمد عبداللہ فتحپور ضلع گجرات ۱۳- میرے والد صاحب میاں قطب الدین صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار فتح محمد۔ فتحپور گجرات ۱۴- میرا بچہ مبارک اسمٰعیل فوت ہوگیا ہے۔ دعائے مغفرت کی جائے نیز میرے بھائی اور بہنیں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے:۔ خاکسار محمد ابراہیم ونیس آباد چک ۳۱ ضلع شیخوپورہ ۱۵- برادر عبداللہ صاحب ۴- دسمبر ۱۹۳۳ء فوت ہوگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام برادران اور بزرگان جماعت سے گزارش ہے۔ کہ دعائے مغفرت کریں۔ میں یہاں اکیلا احمدی ہوں۔ خاکسار محمد یونس حکیم۔ دینگوالہ ضلع منٹگمری:۔ ۱۶- جناب محمد مسلم خاں صاحب جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت پرانے اور مخلص صحابی تھے۔ وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ خاکسار عبدالواحد۔ ملتان چھاؤنی:۔

زنانہ دستکاری کی نمائش کی اشیاء جلد بھیجیں

جلسہ سالانہ بفضل تعالیٰ بالکل قریب آگیا ہے۔ ابھی تک باہر سے نمائشی چیزیں نہیں پہنچیں۔ براہ مہربانی بہنیں جلد اس کار خیر کی طرف توجہ فرمائیں۔ کیونکہ تنگ وقت پر چیزیں پہنچنے پر بہت سی دقتیں ہوتی ہیں۔ یعنی چیزوں کو رجسٹروں میں درج کرنا اور چٹیں وغیرہ لگانا۔ اور اس کے علاوہ بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔ اس لئے بہنوں کو سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ ہمارا ہر کام خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔ اس لئے ہمیں ہوشیاری اور مستعدی سے کام کرنا چاہیئے ۱۵- دسمبر تک تمام چیزیں پہنچ جانی چاہئیں:۔

سکرٹریات لجنہ اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں جلد بھجوا دیں۔ تاکہ مرتب کی جاسکیں۔ ام طاہر سکرٹری لجنہ اماء اللہ۔ قادیان:۔

جلسہ سالانہ کیلئے دعوتی خطوط

دعوتی چٹھی برائے جلسہ سالانہ شائع کی جارہی ہے۔ احباب ایسے معززین اور اہل علم دوستوں کے پتوں سے اطلاع دیں۔ جو سلسلہ کی تحقیقات کر رہے ہوں یا سلسلہ کے متعلق اچھے خیالات رکھتے ہوں:۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

448

الفضل
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نمبر ۷۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ شعبان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

رسید مژدہ کہ ایّامِ نوبہار آمد

جلسہ سالانہ پر خود آؤ اور دوسروں کو ساتھ لاؤ

جلسہ سالانہ اور احمدی احباب

وُہ مبارک ایّام اور یمن و سعادت سے لبریز گھڑیاں جن کے انتظار میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی پر فخر کرنے والا ہر فرد تمام سال گن گن کر دن گزارتا ہے اور وُہ مبارک تقریب جس میں معہ اہل وعیال اعزہ و اقارب بلکہ دوست احباب شامل ہونے کے ارمان ہر احمدی کہلانے والے کے دل میں تمام سال بے قرار رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے بالکل قریب آگئی ہے یعنی وُہ جلسہ سالانہ جسے اس زمانہ کے مامور اور مرسل ربانی نے اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت روحانی پیاسوں کو سیراب کرنے اور گم گشتگانِ راہ ہدایت کی رہنمائی کے لئے قائم فرمایا تھا۔ بالکل سر پر آگیا ہے :-

جماعت احمدیہ کا ایک اہم فرض

جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بلند مرتبہ اعلےٰ مقام اور تعلق باللہ سے آگاہ ہے۔ اور جو جانتا ہے کہ آپ اپنی جماعت کی روحانی ترقی اور عامتہ المسلمین کی بہبودی کے لئے کس قدر درد رکھتے تھے۔ اسے اس جلسہ کی اہمیت جتانا چنداں ضروری معلوم نہیں ہوتا۔ اور ہر ایک احمدی دوست سے توقع ہے۔ کہ وُہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے اس وقت بالکل تیار بیٹھا ہوگا۔ لیکن تبلیغ احمدیت اور مسلمانوں کو قعرِ مذلت سے نکال کر شاہ راہ ترقی پر گامزن کرنے کے متعلق جو فرض جماعت احمدیہ پر عائد ہوتا ہے۔ وُہ یہیں ختم نہیں ہو جاتا اور محض خود یہاں آجانے سے جلسہ سالانہ کی وُہ غرض و غائت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدنظر تھی۔ پوری نہیں ہو جاتی۔ بلکہ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان لوگوں کو بھی جو اس وقت تک اس نور سے محروم ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے نازل ہوا اور اس چشمہ سے تاحال دُور ہیں جسے اللہ تعالےٰ کی بے پایاں رحمت اور فضلِ عظیم نے محض اپنی بندہ نوازی کے صدقہ میں جاری فرمایا انہیں بھی اپنے ساتھ لایا جائے۔ اور اس کے لئے مقدور بھر کسی قربانی سے دریغ نہ کیا جائے :-

مسلمانوں کی موجودہ بدحالی اور اس کا علاج

مسلم قوم کی موجودہ خستہ حالی اور پریشانی ایک ایسی واضح اور بین بات ہے جس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور کون احمدی ہے۔ جو ملت بیضا کی اس بدحالی اور مصیبت پر درد محسوس نہیں کرتا۔ لیکن ہر احمدی کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے جملہ روحانی۔ سیاسی۔ اقتصادی اور ملی مصائب کا واحد علاج یہی ہے۔ کہ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں آجائیں۔ اور اس مشعل کو اپنے لئے راہ ہدایت بنائیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس تاریکی اور ظلمت کے زمانہ میں روشن کی گئی ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے جلسہ سالانہ میں شمولیت ایک نہایت ہی موثر اور مفید ذریعہ ہے۔ یہ محض خیال ہی نہیں۔ بلکہ امر واقعہ ہے۔ حقیقت ہے۔ اور گزشتہ سالوں میں بیعت کرنے والوں کے اعداد وشمار اس پر شاہد ناطق ہیں :-

جماعت احمدیہ کے خلاف بدگمانیوں کے ازالہ کا بہترین طریق

متعصب مُلّاؤں اور خود غرض مولویوں نے احمدیت سے لوگوں کو بدظن کرنے اور اپنی مطلب برآری کے لئے انہیں اس روشنی سے محروم رکھنے کے لئے جو غلط فہمیاں عوام الناس کے دلوں میں پیدا کر رکھی ہیں۔ اور جماعت احمدیہ پر بہتان طرازیوں اور الزام تراشیوں کا جو شغلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے بداثر کو زائل کرنے کے لئے اس سے آسان اور مُوثر طریق اور کوئی نہیں ہو سکتا کہ حق بین اشخاص کو قادیان لایا جائے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت کی تنظیم۔ اس کی ترقی۔ اس کے حرکات وسکنات۔ اور اس کی اجتماعی زندگی کا نظارہ بچشم خود کرنے کا موقعہ بہم پہونچایا جائے۔ ان کے لئے جماعت کے عقائد کو اس کے علماء کی زبان سے سُننے۔ اور قرآنِ پاک سے ان کے دلائل معلوم کرنے کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی زبانِ فیض ترجمان سے معارف وحقائق قرآنی سُننے۔ اور اس عظیم الشان شخصیت کی روحانیت۔ تعلق باللہ۔ قرآن فہمی۔ فہم وفراست۔ دینی دُنیوی علوم میں آپ کی مہارتِ تامہ۔ مسلمانوں کے ساتھ بالخصوص اور اہل ملک کے ساتھ بالعموم آپ کی بے نظیر ہمدردی۔ اور نشر واشاعت اسلام کے لئے آپ کی بے قراری اور بے چینی کو مشاہدہ کرنے۔ اور جماعت احمدیہ کے کارناموں سے براہ راست واقف وآگاہ ہونے کا سامان پیدا کیا جائے۔ اور اس امر سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ان سب باتوں کے لئے جلسہ سالانہ سے بہتر اور کوئی موقعہ نہیں ہو سکتا :-

اعزہ سے ہمدردی کا تقاضا

پس اے احمدی احباب۔ اگر آپ کو اپنے اعزہ واقارب اور رشتہ داروں سے فی الواقعہ کوئی ہمدردی ہے۔ اگر آپ ان کے نقصان سے حقیقتاً تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ اگر ان کی ادنےٰ ادنےٰ دُنیوی مصائب آپ کو رنج دیتی ہیں۔ تو یقین جانیئے۔ کہ روحانی تنزل اور اللہ تعالےٰ سے دوری جو مامور زمانہ اور مجدد وقت کے انکار کا لازمی نتیجہ ہے سے بڑھ کر دین و دُنیا میں کوئی نقصان نہیں۔ کوئی تباہی نہیں۔ کوئی خسران نہیں کوئی گھاٹا نہیں۔ پس آپ کی ہمدردی کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ سب سے پہلے انہیں اس مصیبت سے کہ جس سے بڑھ کر اور کوئی مصیبت اور دکھ نہیں۔ نکالنے کی فکر کریں۔ اور اس کا ایک نہایت ہی آسان اور نوے فیصدی کامیاب اور بے خطا ذریعہ یہ ہے۔ کہ انہیں جلسہ سالانہ پر ساتھ لاؤ :-

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا تاکیدی ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمُودہ یکم دسمبر میں جو الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کو اس طرف متوجہ کیا ہے۔ اور بالخصوص جماعت کے ان افراد کو جو دُنیوی لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتے ہیں۔ تاکیداً ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اپنے حلقۂ اثر میں تحریک کریں۔ اور اپنے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو سالانہ جلسہ کے موقعہ پر ساتھ لانے کے لئے کوشش کریں۔ جیسا کہ حضُور نے فرمایا ہے۔ بے شک اس جلسہ پر شامل ہونے کے لئے ان کے رستہ میں رمضان المبارک ایک گونہ روکاوٹ ہے۔ لیکن یہ روکاوٹ محض فرضی ہے۔ اگر ایسے لوگوں کو شریعت کے صحیح مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ اور سمجھایا جائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے مواقع کے لئے کیا احکام دیئے ہیں

اور کیا مراعات رکھی ہیں۔ تو یہ رکاوٹ بآسانی دور ہو سکتی ہے :

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہمیں امید ہے۔ کہ جماعت کا یہ طبقہ ضرور اس سال اس طرف متوجہ ہو گا۔ لیکن اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ دوسرے احباب کو اس پہلو سے مزید کوشش کی ضرورت نہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وُہ اپنی مساعی میں اضافہ کریں۔ اور پہلے سے زیادہ تعداد میں غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو اپنے ساتھ لائیں :

معمولی تکلیف کا شاندار نتیجہ

یہ ایام عام طور پر ہندوستان میں رخصتوں کے ایام ہوتے ہیں۔ اور سرکاری ملازمین اور حکومت کے مختلف ادارات سے کسی نہ کسی رنگ میں تعلق رکھنے والے لوگ انہیں عام طور پر سیر و تفریح اور لہو ولعب کے مشاغل میں گزارتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر دین کی اہمیت اور اخروی زندگی کی قدر و قیمت ذہن نشین کرنے کے بعد تحریک کی جائے۔ کہ جہاں وُہ عمر بھر ان ایام کو دُنیوی مشاغل میں گزارتے رہے ہیں۔ وہاں اگر اس دفعہ دین کی خاطر اور اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے خلوصِ نیت کے ساتھ قادیان آجائیں۔ تو کیا تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس مقدس سرزمین میں آنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قوت قدسیہ سے استفادہ کی وجہ سے ان کے اندر پاک تبدیلی۔ اور ان کے قلوب میں ایسا انقلاب پیدا کر دے۔ کہ وُہ ایک معمولی سے خرچ اور ادنےٰ سی تکلیف کے بدلہ میں ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ تعالےٰ کے افضال کے مورد ہو جائیں۔ اور دُنیوی آلائشوں اور مادیت کی لعنت سے آزادی حاصل کر کے اپنے لئے جنت الفردوس میں گھر بنانے کے قابل ہو سکیں :

ایک پنتھ دو کاج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قادیان میں بار بار آنے پر بہت زور دیا ہے۔ اور اسے ایمان کی حفاظت کے لئے ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن جو لوگ شومئے قسمت سے اس سعادت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر تو ہر حال میں پہونچنا چاہیئے۔ اور اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے خواہ کس قدر قیمت ادا کرنی پڑے۔ اس سے محروم نہ رہنا چاہیئے۔ پھر اس جلسہ میں تو ایک ایسی بات ہے۔ جو اس کی قیمت میں بہت ہی اضافہ کر دیتی ہے۔ یعنی یہ ایام رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں آئیں گے۔ اور اس وجہ سے قبولیتِ دُعا کے دن ہونگے۔ گویا جلسہ سالانہ پر آنے والوں کو بمصداق ایک پنتھ دو کاج دوگونہ فوائد حاصل ہونگے۔ ایک تو جلسہ کی شمولیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایمان افروز اور رُوح پرور تقاریر اور معارف وحقائق روحانیہ سے لطف اندوز ہونا۔ اور دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدس بستی میں۔ اور ان قابلِ احترام مقامات پر جہاں اللہ تعالےٰ کا مرسل و مامور نمازیں پڑھتا۔ اور دُعائیں کرتا رہا۔ انہیں بھی ان مقامات پر نمازیں ادا کرنے اور اپنے رب کے حضور دُعائیں کرنے کا موقعہ حاصل ہو گا۔ پس اگرچہ جلسہ سالانہ جیسی مبارک تقریب سے غیر حاضری ہمیشہ ہی نقصان کا موجب ہے لیکن اس جلسہ میں شامل نہ ہو سکنا تو یقیناً بہت بڑا روحانی نقصان ہے۔ اور ہر احمدی کی ایمانی غیرت سے امید نہیں۔ یقین ہے۔ کہ وُہ اسے برداشت کرنے کے لئے کسی صورت میں تیار نہ ہو گا :

"پرکاش" اپنے گریبان میں منہ ڈالے

آریہ اخبار پرکاش (۱۰- دسمبر) کا بیان ہے۔ کہ مسٹر مارماڈیوک پکتھال نے جو ایک نومسلم ہیں۔ اپنے ایک تازہ مضمون میں اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ "قرآن شریف کا الہام غیر ضروری ہے" اور اس پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ

"گویا مسٹر پکتھال کی رائے میں قرآن شریف کو آسمانی وحی ماننا غیر ضروری ہے۔ ایسی حالت میں پتہ نہیں لگتا۔ کہ تبلیغی دیوانے کس طرح غیر مسلمانوں کو یہ کہتے پھرتے ہیں۔ کہ قرآن شریف کا الہام ماننا نجات کے لئے ضروری ہے۔ جبکہ ان کا ایک ہم مذہب نومسلم جو کہ مترجم قرآن بھی ہے۔ اسے غیر ضروری قرار دیتا ہے"!

"پرکاش" یقیناً اس حقیقت سے ناواقف نہیں۔ کہ آریہ سماج میں ایسے لوگوں کی تعداد روز افزوں ہے۔ جو شب و روز سوامی دیانند کے پیش کردہ عقائد و اصُول میں اصلاح کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اور ان کی عیب جوئی میں لگے رہتے ہیں۔ تاہم اس کے معلومات میں اضافہ کے لئے ہم یہاں ایک تازہ شہادت درج کر دیتے ہیں۔ "آریہ گزٹ" (۱۲- نومبر) دیانند برہم مہاودیالیہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ

"یہ اس لئے جاری کیا گیا تھا۔ کہ آریہ سماج کے لئے نیا گرا پرچارک پیدا کئے جائیں۔ جو سوامی دیانند کے سدھانتوں کا ڈنکہ چار عالم میں بجا دیں۔ لیکن اس مہاودیالیہ کی بنیاد کچھ ایسی بُری گھڑی رکھی گئی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اس میں بالکل الٹا کام ہو رہا ہے۔ اور بجائے رشی دیانند کے ویدک سدھانتوں کی پشٹی کے سوامی دیانند ہی کی غلطیاں نکالی جا رہی ہیں۔ اور ان کے پستکوں کو دشتواس کے یوگیہ سمجھا جا رہا ہے۔ آریہ سماج اور دیانند کالج کمیٹی اپنے اس پریتن میں ناکامیاب ہونے پر جتنے آنسو بہائے۔ اتنے ہی کم ہیں۔ جس شخص کو دیانند کی گدی پر بٹھلایا گیا تھا۔ وُہ آج دیانند کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے کام میں دن رات مشغول ہے۔ رائے مولراج اور پنڈت وشو بندھو کی کوشش یہ ہے۔ کہ آریہ سماج میں سے سوامی دیانند کو نکال دیا جائے"!!

یہ بات تو ہر شخص کو معلوم ہے۔ کہ مسٹر پکتھال کو مسلمانوں میں کوئی مذہبی مقام حاصل نہیں۔ انہیں مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی اپنا مذہبی پیشوا عالم۔ اور اسلام کی نشر و اشاعت کا علمبردار نہیں سمجھتا۔ اور اول تو یہ صحیح طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ "پرکاش" نے ان کی طرف جو الفاظ منسُوب کئے ہیں۔ وُہ فی الواقعہ درست ہیں۔ لیکن اگر یہ درست بھی ہوں۔ تو بھی اس کے یہ معنے کسی صورت میں نہیں ہو سکتے۔ کہ مسلمان ان کے مُنہ سے یہ الفاظ نکلنے کے بعد لوگوں کو یہ کہنے کے حق سے محروم ہو گئے ہیں۔ کہ "قرآن شریف کا الہامی ماننا نجات کے لئے ضروری ہے"۔ ہاں جس صورت میں کہ خود وُہ لوگ جن کو "دیانند کی گدی" پر ان کی قوم نے بٹھایا تھا۔ اور اس طرح مذہب میں ان کے بلند ترین مقام کو تسلیم کر لیا تھا۔ گویا اپنے عمل سے ثابت کر دیا تھا۔ کہ "دیانند کی گدی" پر بیٹھنے کے لئے آریہ سماج میں ان سے بڑھ کر زیادہ استحقاق کوئی نہیں رکھتا۔" دیانند کی جڑیں کھوکھلی کرنے کے کام میں دن رات مشغول ہیں"۔ اور "آریہ سماج سے سوامی دیانند کو نکالنے" کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ تو شرم وحیا کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے۔ کہ "پرکاش" آئندہ آریہ سماج کا نام بھی زبان پر نہ لائے۔ اسے نجات کا واحد ذریعہ قرار دینا بند کر دے۔ اور جو وقت اس کے سدھانتوں کی فضیلت ثابت کرنے میں صرف کرتا رہا ہے۔ اسے آئندہ "آریہ سماج اور دیانند کالج کمیٹی" کے ساتھ مل کر اپنے پریتن میں ناکامیاب ہونے پر آنسو بہانے میں خرچ کیا کرے :

حیرت ہے۔ کہ جن لوگوں کے اپنے گھر کی حالت اس قدر قابلِ افسوس ہے۔ کہ وُہ اپنی تمام عمر اس پر ماتم کرنے میں گزار دیں۔ وُہ بھی کیسی کیسی نامعقول باتوں کی آڑ لے کر اسلام پر اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر کبھی نہیں دیکھتے :

ہندوستان کی اقتصادی حالت

۳۰- نومبر کو اسمبلی کے اجلاس میں ریزرو بنک بل پر بحث کے دوران میں سر جارج شوسٹر فنانس ممبر نے اس نہایت ہی المناک حقیقت کا اظہار کیا۔ کہ "دیہاتی قرضہ کی ادائیگی کے لئے نو ارب روپیہ کی ضرورت ہوگی" (انقلاب ۲- دسمبر) جس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ملک کی اقتصادی حالت کس قدر ردی ہے۔ آنریبل میاں سر فضل حسین نے بھی پنجاب یونیورسٹی یونین کا سنگِ بنیاد رکھتے ہوئے یہ بیان کیا ہے۔ کہ "ہندوستان کا سب سے اہم مسئلہ اور وقت کی سب سے بڑی ضرورت روٹی ہے" (عادل ۹- دسمبر)

لیکن حیرت ہے۔ کہ ان تمام حقائق سے پوری طرح آگاہ ہونے کے باوجود اس خطرناک صورت حالات کی اصلاح کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی تسلی بخش اور مؤثر کارروائی نظر نہیں آتی۔ اور ملکی لیڈروں کی تو اس طرف قطعاً کوئی توجہ ہی نہیں۔ ملک کے اندر بیکاری نے جو تباہی مچا رکھی ہے اسے دُور کرنے سے ملک کی اقتصادی حالت میں ایک حد تک خوشگوار تبدیلی ہو سکتی ہے۔ ورنہ اگر یہی حالت رہی۔ تو اس میں اصلاح کی بجائے مزید مشکلات ہی پیدا ہوتی جائیں گی۔ اس لئے حکومت اور ملکی لیڈروں کو ایک دوسرے سے تعاون کر کے اس خطرناک اور نازک صورتِ حالات کے مقابلہ کے لئے مؤثر ذرائع سوچنے چاہئیں :

احمدیت کے متعلق مضمون

احمدیت کے متعلق چند مفید حوالے

(۲)

خاتم النبیین

ہماری طرف سے اس چیلنج کو شائع ہوئے کئی سال ہو گئے کہ "خاتم" بفتحہ تاء جب بھی عربی زبان میں کسی صیغہ جمع کی طرف مضاف ہو۔ تو اس کے معنی ہمیشہ "افضل" کے ہوتے ہیں۔ "آخری" کے نہیں ہوتے۔ محاورات عرب۔ اسلوب عرب۔ اور کلام عرب میں اس کلیہ کے خلاف ایک مثال بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ آج تک ہمارے مخالف علماء باوجود انتہائی تگ و دو کے ہمارے اس چیلنج کا جواب نہیں دے سکے۔ اور نہ آئندہ انشاء اللہ دے سکیں گے۔ کیونکہ ہمارے پاس بلحاظ شعراء اور فصحاء عرب کے کلام سے متعدد امثلہ موجود ہیں۔ جن سے ہمارا یہ دعوے بپایہ ثبوت پہنچ جاتا ہے۔ کہ "خاتم" کے معنے صیغہ جمع کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں "افضل" ہی کے ہوتے ہیں۔

(۱) سب سے بڑھ کر شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ جنہوں نے خود ارشاد فرمایا ہے۔ "اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ" کہ میں عرب کا فصیح ترین انسان ہوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے چچا حضرت عباس کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔ اِطْمَئِنَّ یَا عَمِّ فَاِنَّکَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ کَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ فِی النُّبُوَّةِ (کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۸) اے چچا آپ مطمئن رہیے کیونکہ آپ اسی طرح ہجرت میں خاتم المہاجرین ہیں جس طرح میں نبوت میں خاتم النبیین ہوں۔ اب ظاہر ہے۔ کہ حضرت عباس کے بعد ہجرت بند نہیں ہوئی۔ بلکہ آج تک اس کا دروازہ کھلا ہے۔ خود مولوی صاحبان نے تحریک عدم تعاون کے دوران میں ہجرت کا فتوے دیا تھا۔ پس خاتم المہاجرین کے معنے جب مہاجر [illegible] نہیں ہو سکتے۔ تو ثابت ہوا۔ کہ خاتم النبیین کے معنی بھی آخری نبی کے نہیں ہیں۔

(۲) ایک دوسری حدیث میں ہے۔ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ (تفسیر صافی صفحہ ۱۱۱) میں خاتم الانبیاء ہوں۔ اور اے علی! تو خاتم الاولیاء ہے۔ اس سے بھی یہی ثابت ہوا۔ کہ خاتم کے معنے آخری اور ختم کرنے والا نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے معنے "افضل" کے ہیں۔

(۳) فردوس الاخبار دیلمی میں ایک روایت ہے :۔ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَ اَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْصِیَاءِ (دیلمی صفحہ ۱۱ باب الالف راوی ابن عباسؓ) کہ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ اور اے علیؓ! تو خاتم الاوصیاء ہے۔ اب خاتم الاوصیاء کے معنے کوئی اہل علم و عقل آخری وصی نہیں کرے گا۔ کیونکہ قریباً ہر صاحب جائداد آدمی کا ایک وصی ہوتا ہے۔ اور اوصیاء کا سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ کیونکہ جو شخص وصیت کرتا ہے۔ اس کا وصی بھی ہوتا ہے۔ یعنے وہ شخص جس کے حق میں وصیت کی جائے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حدیث میں خاتم اوصیاء الانبیاء کے الفاظ نہیں ہیں۔ کہ جن کا ترجمہ یہ ہو سکے۔ کہ حضرت علی صرف انبیاء کے وصیوں میں سے آخری وصی ہیں۔ اور اگر ہمارے غیر احمدی دوست اوصیاء کے الف لام سے تخصیص کا فائدہ لیتے ہیں۔ تو اندریں صورت ہم بھی خاتم الانبیاء کے الف لام کو تخصیصی قرار دیکر کیوں اس سے یہ مراد نہ لیں۔ کہ صرف تشریعی نبیوں کا بند کرنا مقصود ہے۔ مطلقاً نبوت کی نفی مقصود نہیں۔

(۴) حضرت علامہ جلال الدین سیوطی کی تفسیر "اتقان" کے ٹائٹل پیج پر مصنف کے متعلق خاتمة المحققین لکھا ہے۔ کیا اس سے مراد تحقیق کا بند کرنے والا ہے یا علامہ جلال الدین سیوطی کی دوسرے محققین پر فضیلت ظاہر کرنا مقصود ہے؟

خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ

ہمارے غیر احمدی دوست انقطاع نبوت کی تائید میں مندرجہ بالا حدیث بھی پیش کیا کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ مجھ پر سب نبی ختم کر دیئے گئے۔ اس کے جواب میں ہماری طرف سے (۱) حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں انہوں نے ختم بی النبیون کا ترجمہ خدا تعالےٰ سے تفہیم کی بناء پر کیا ہے۔

وَخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ اَیْ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّاْمُرُهُ اللّٰهُ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ (تفہیمات الٰہیہ تفہیم ۵۳) کہ "ختم بی النبیون" کا یہ مطلب ہے۔ کہ کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا۔ جس کو خدا تعالےٰ شریعت کے ساتھ لوگوں کی طرف بھیجے۔ گویا صرف نبوت تشریعی کا انقطاع مراد ہے۔ غیر تشریعی نبوت کا انقطاع اس میں مذکور نہیں

(۲) عربی میں ایک ضرب المثل ہے۔ بُدِئَ الشِّعْرُ بِمَلِکٍ وَخُتِمَ بِمَلِکٍ (کتاب الفخری لابن طقطقی باب الدولة الامویة ذکر شرح کیفیة الاستلحاق علی وجه الاختصار) کہ شعر ایک بادشاہ (امراء القیس) سے شروع ہوا۔ اور ایک بادشاہ (یزید) پر ہی ختم ہوا۔ اب کیا یزید کے بعد کوئی بادشاہ نہیں ہوا؟

(۳) وفیات الاعیان لابن خلکان جلد اول میں المبرد النحوی کے ذکر میں لکھا ہے

وَکَانَ الْمُبَرَّدُ الْمَذْکُوْرُ وَاَبُو الْعَبَّاسِ اَحْمَدُ بْنُ یَحْیٰی الْمُلَقَّبُ بِثَعْلَبٍ صَاحِبُ الْکِتَابِ الْفَصِیْحِ عَالِمَیْنِ مُتَعَاصِرَیْنِ قَدْ خُتِمَ بِهِمَا تَارِیْخُ الْاُدَبَاءِ۔ کہ مبرد مذکور اور ابو العباس احمد بن یحییٰ ملقب بہ ثعلب یہ دونوں مصنف کتاب فصیح تھے۔ دونوں بہت بڑے عالم اور ان پر ادیبوں کی تاریخ ختم ہو گئی۔ اب کیا مبرد اور ثعلب کے بعد کوئی ادیب پیدا نہیں ہوا پس ثابت ہوا۔ کہ اس سے بھی دونوں کی فضیلت ہی کا اظہار مقصود ہے:

(۴) دیلمی کے باب الیاء میں ایک حدیث ہے۔ جس میں حضرت علیؓ کے متعلق آتا ہے۔ خُتِمَ بِهِ الْخِلَافَةُ کہ آپ پر خلافت ختم ہو گئی:

کیا اس حدیث سے یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ حضرت علیؓ کے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا! ہرگز نہیں۔ کیونکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ ثُمَّ تَکُوْنُ الْخِلَافَةُ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ (مشکوٰة کتاب الفتن) کہ خلفاء اربعہ کے بعد فیج اعوج کا زمانہ آجائے گا۔ اور لمبے عرصہ تک رہے گا۔ اس کے بعد خلافت پھر منہاج نبوت پر قائم ہوگی۔ اسی طرح احادیث میں امام مہدی کو کثرت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خلیفہ قرار دیا ہے۔ جیسے هٰذَا خَلِیْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِیُّ وغیرہ جن کے حوالے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ پس جب ختم به الخلافة کے فرمان کے بعد خلیفہ آسکتا ہے۔ تو ختم بی النبوة کے فرمان کے بعد نبی بھی آسکتا ہے

قرآن مجید میں لفظ "ختم"

ہمارے غیر احمدی دوست قرآن مجید سے آیت الیوم نختم علٰی افواههم اور ختم اللّٰه علٰی قلوبهم پیش کیا کرتے ہیں۔ اور کہا کرتے ہیں۔ کہ آیت اول الذکر میں خدا نے فرمایا ہے۔ کہ قیامت کے دن ہم کافروں کے مونہہ پر مہر لگا دینگے اور ان کے ہاتھ پاؤں باتیں کریں گے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ ختم کے معنے بند کرنے کے ہیں۔ اسی طرح دوسری آیت میں کفار کے دلوں پر مہریں لگنے کا ذکر ہے۔ اس کا بھی مفہوم یہی ہے۔ کہ ان کے دل بند ہو گئے ہیں:

اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پہلی آیت میں یہ ذکر ہے۔ کہ قیامت کے دن ہر ایک عضو انسانی اپنے اپنے گناہ بیان کرے گا۔ زبان بوجہ نمائندہ جسم انسان ہونے کے جس طرح تمام دیگر جسمانی اعضاء کے متعلق بیان کر سکتی ہے۔ اسی طرح اپنے خلاف بھی گواہی دے سکتی ہے۔ مگر اس آیت میں خدا تعالےٰ نے بتایا۔ کہ اس دن ہر عضو کے خلاف اس کے اپنے کردہ گناہوں کی

شہادت لی جائے گی۔ ہاتھ اپنے گناہوں کو بیان کریں گے آنکھیں اپنے گناہوں کا ذکر کریں گی پاؤں اپنے گناہوں کے متعلق بیان دیں گے۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ زبان نے جو گناہ کئے ہوں گے۔ ان کو کون بیان کرے گا؟ ظاہر ہے۔ کہ بدزبانی ۔ غیبت ۔ انبیاء کی تکذیب وغیرہ وہ گناہ جن کا تعلق صرف زبان سے ہے ۔ ان کو خود زبان ہی بیان کرے گی۔ جس سے ثابت ہوا کہ نختم علی افواھھم کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ زبان کو اپنے غیروں کے متعلق کلام کرنے سے روکا جائے گا۔ اپنے متعلق نہیں۔ پس لفظ ختم میں ایک پہلو انقطاع کا اور دوسرا پہلو امکان کا ہوتا ہے۔

ختم بی النبیون میں بھی ان انبیاء کی آمد کو محال قرار دیا گیا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غیر ہوں۔ اور جو آپ کے فیض اور واسطہ کے بغیر نبوت پانے کے مدعی ہوں۔ آپ کے اپنے متبعین کے لئے دروازہ بند نہیں ہے۔ ورنہ اگر نختم علی افواھھم کا یہ ترجمہ کیا جائے۔ کہ اس دن مونہہ سے کلام نہیں ہوگا۔ تو یہ قطعاً غلط ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ قَالُوْا لِمَ شَھِدْتُّمْ عَلَیْنَا وہ اپنے ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کو کہیں گے۔ کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی؟ پس ثابت ہوا۔ کہ نختم علی افواھھم کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اس دن مونہہ بند کر دیئے جائیں گے کیونکہ اسی دن ان کا کلام کرنا قرآن مجید سے ثابت ہے

خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ والی آیت میں یہ مذکور ہے کہ کافروں کے دلوں پر مہریں لگا دی گئیں۔ اب ان میں ایمان کی کوئی بات داخل نہیں ہوسکتی۔ مگر ظاہر ہے۔ کہ کافر کے دل میں کفر کے لئے ہر وقت دروازہ کھلا ہوتا ہے۔ اور کفر کی بات اس میں داخل ہوسکتی ہے۔ پس ثابت ہوا۔ کہ ختم کے معنی یہ ہیں کہ جس دل پر مہر لگ جائے۔ جو کچھ اس کے اندر موجود ہو۔ اس کے مطابق اشیاء کے لئے دخول کا امکان اور اس کے خلاف اشیاء کے لئے امتناع ہوتا ہے۔ ان معنوں کے لحاظ سے ختم بی النبیون کا وہی ترجمہ درست ہوگا جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب نے کیا۔ کہ ایسی نبوت کا دروازہ ہرگز بند نہیں ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے مطابق اور آپ کی اتباع اور پیروی سے حاصل ہو۔ ہاں ایسی نبوت کا دروازہ بند ہے جو آپ کی نبوت سے الگ ہو کر حاصل ہو۔ یا تشریعی نبوت کا دعویٰ ہو۔ مگر حضرت مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کا تو یہی مذہب ہے کہ "شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے" (تجلیات الٰہیہ صد ۲۵)

ایک ضروری امر

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خاتم النبیین میں خاتم اسم فاعل نہیں۔ بلکہ اسم آلہ ہے۔ نیز صیغہ جمع کی طرف مضاف ہوا ہے۔ مگر الیوم نختم علی افواھھم اور ختم اللہ علی قلوبھم والی آیات میں ختم فعل اور اس کا صلہ علیٰ آیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ صلہ کے ساتھ فعل کے معنی میں بھی بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔ جیسا کہ خَرَجَ کے معنی ہیں وہ باہر نکلا۔ اور خَرَجَ عَلٰی کے معنی ہیں۔ کہ وہ اس سے لڑنے کے لئے گیا۔ صرف علیٰ صلہ آجانے سے مفہوم میں تغیر واقعہ ہو گیا۔ ہمارا چیلنج تو خاتم بفتح تاء کے صیغہ جمع کی طرف مضاف ہونے کی صورت میں آخری کے معنی دکھانے کا ہے۔ جیسا کہ خاتم النبیین کے متعلق ہمارے غیر احمدی دوست خیال کرتے ہیں ؛

(۲) دیلمی میں ایک حدیث ہے۔ اٰمِیْن خَاتَمُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ عَلٰی لِسَانِ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ.... مَعْنَاہُ اَنَّہٗ طَابِعُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ لِاَنَّہٗ یُدْفَعُ بِہِ الْاٰفَاتِ وَالْبَلَایَا۔ (دیلمی صد ۲ و صد ۵۵) حضرت ابوہریرۃ رضؓ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اٰمِیْن خدا تعالےٰ کی مہر ہے۔ اس کے مومن بندوں کی زبان پر۔ اس کے معنے یہ ہیں کہ یہ خدا کی مہر ہے اپنے بندوں پر کیونکہ وہ ان سے آفات اور بلاؤں کو دور کرتی ہے

اب اگر ختم اللہ علی قلوبھم کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ ان کے دل بند ہو گئے ہیں۔ تو مندرجہ بالا حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ مومنوں کے مونہہ بھی بند ہو گئے ہیں۔ کیونکہ خدا نے ان کی زبان پر بھی مُہر لگا دی

(۳) مَعْنَاہُ اَنَّہٗ طَابِعُ اللّٰہِ عَلٰی عِبَادِہٖ وَقِیْلَ اَنَّہٗ کَلِمَۃٌ یَکْتَسِبُ بِھَا قَائِلُھَا دَرَجَۃً فِی الْجَنَّۃِ۔ (دیلمی صد ۵ سطر ۱۲) کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اٰمِیْن خدا کے بندوں پر اس کی مُہر ہے۔ اور کہا گیا ہے۔ کہ یہ ایسا کلمہ ہے جس کا کہنے والا اس کی بدولت جنت میں درجہ حاصل کرتا ہے۔ گویا خاتم کے معنی تصدیق کے ہیں۔ جس کے پاس اٰمِیْن کی خاتم (مُہر) ہوگی۔ وہ اس کو دکھا کر جنت میں داخل ہو جائیگا بعینہٖ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی نبیوں کے لئے بطور خاتم ہیں۔ اب نبی وہی بن سکتا ہے۔ جس کے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی مہر ہوگی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت نہیں آئے گا۔ اور یہ کہ کوئی ایسا نبی آپ کے بعد نہیں آسکتا۔ جو آنحضرتؐ کی تصدیق کی مُہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ حضرت محی الدین ابن عربی کہتے ہیں۔ کہ نبوت کا بند ہو جانا اور اسلام کا مر جانا ایک ہی بات ہے۔" (الحکم ۱۰ر مئی ۱۹۰۵ء صد ۲)

(۴) اَلدِّفْنَانِیْرُ وَالدَّرَاھِمُ خَوَاتِیْمُ اللّٰہِ فِیْ اَرْضِہٖ فَمَنْ جَاءَ بِخَاتَمِ مَوْلَاہُ قُضِیَتْ حَاجَتُہٗ (دیلمی صد ۱) راوی حضرت ابوہریرۃ رضؓ) کہ دینار اور دراہم خدا کی مہریں ہیں زمین پر۔ پس جو شخص اپنے آقا کی خاتم (مہر) لے کر آتا ہے۔ اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ غرضیکہ خاتم بمعنی تصدیق خود آنحضرت صلعم نے استعمال فرمایا ہے ؛

حدیث لوعاش ابراھیم

حضرت ابن عباس رضؓ سے مروی ہے جب آنحضرت صلعم کا بیٹا ابراہیم فوت ہوا۔ تو آپ نے فرمایا۔ لوعاش لکان صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ جلد ۲ کتاب الجنائز) کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا۔ تو سچا نبی ہوتا۔ خاتم النبیین کی آیت اس سے کئی سال قبل نازل ہو چکی تھی۔ اگر آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہوتا۔ تو آپکو یوں فرمانا چاہیئے تھا۔ کہ لوعاش لما کان نبیاً لانی خاتم النبیین کہ خواہ ابراہیم زندہ رہتا۔ تب بھی نبی نہ ہوتا۔ کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ مگر حضور ایسا نہیں فرماتے۔ اور انقطاع نبوت کو ابراہیم کے نبی ہونے سے روکنے والا قرار نہیں دیتے۔ بلکہ اس کی وفات کو اس کی نبوت میں مانع قرار دیتے ہیں۔ یہ حدیث ابن ماجہ میں (جو صحاح ستہ میں سے ہے) درج ہے۔ اور اسی طرح بیہقی ابونعیم اور دیگر کتابوں میں موجود ہے۔ اور ابن عساکر میں اس کے متعلق لکھا ہے۔ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ مَرْفُوْعًا لَوْعَاشَ اِبْرَاھِیْمُ لَکَانَ نَبِیًّا (ابن عساکر جلد ۱ صد ۲۹۴)

حدیث میں امکان نبوت

آنحضرت صلعم نے فرمایا۔ اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ (کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق صد ۴ بر حاشیہ جامع الصغیر للسیوطی صد ۲) کہ ابوبکر میری امت میں سب سے افضل ہے۔ بجز اس کے کہ کوئی نبی ہو۔ یعنی اگر میری امت میں سے کوئی نبی ہوا۔ تو حضرت ابوبکر رضؓ اس سے افضل نہیں۔ اس حدیث سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد امت محمدیہ میں نبوت کا امکان ہے۔ اگر سلسلہ نبوت منقطع اور باب رسالت مسدود ہوتا۔ تو آنحضرت صلعم کبھی استثناء نہ فرماتے ؛

(۲) حضرت امام سیوطی کی کتاب "جامع الصغیر" میں جو احادیث کی کتاب ہے۔ ایک اور حدیث درج ہے۔ اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ (جامع الصغیر صد ۵) کہ ابن عدی نے کامل میں اور طبرانی نے روایت درج کی ہے۔ کہ حضرت ابوبکر تمام انسانوں میں سے بہتر ہیں۔ بجز اس کے کہ کوئی نبی ہو۔ اس حدیث سے بھی پہلی حدیث کی طرح امکان نبوت ثابت ہے۔

ان دونوں حدیثوں کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ان میں اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ کے الفاظ میں لفظ نبیاً نہیں ہے۔ کہ اس کو کان (یکون) کی خبر قرار دیا جا سکے۔ کیونکہ بعض غیر احمدی مولوی اس حدیث کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔ کہ "ابوبکر اس امت میں

سب سے افضل ہیں۔ مگر یہ کہ آپ نبی نہیں ہیں۔" حالانکہ یہ ترجمہ قواعد عربیہ کے لحاظ سے بالکل غلط ہے۔ اگر اس مفہوم کو مدنظر رکھا جائے۔ تو عربی الفاظ یہ ہونے چاہئیں۔ ابوبکرٍ افضل هٰذه الامّة الّا ان یکونَ نبیّاً۔ اندریں صورت "نبیاً" "کان" کی خبر ہوتا۔ مگر اصل حدیث کے الفاظ میں "نبیاً" نہیں بلکہ "نبیٌ" ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ بجز اس کے کہ کوئی شخص نبی بن جائے۔" پس حضرت ابوبکر کی فضیلت صرف امت کے غیر انبیاء پر ہے۔ امت میں سے ہونے والے انبیاء اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اگر مندرجہ بالا احادیث کو امام محمد ابن سیرین کے مندرجہ ذیل قول کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے۔ تو مطلب نہایت واضح ہو جاتا ہے۔ یَکُوْنُ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَلِیْفَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ (حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۶) کہ اس امت میں سے ایک خلیفہ ہوگا۔ جو ابوبکر اور عمر سے بھی بڑا ہوگا۔ حدیث میں بتایا کہ ابوبکر سے فقط وہی افضل ہو سکتا ہے۔ جو اس امت میں سے نبی ہو۔ اور مندرجہ بالا حوالہ سے معلوم ہوا۔ کہ امت محمدیہ میں ایک خلیفہ ایسا بھی ہوگا۔ جو حضرت ابوبکر سے بڑا ہوگا۔ تو صاف نتیجہ نکلا۔ کہ اس امت میں سے نبی ہوگا وهذا هو المراد

"من یطع اللّٰہ کا مَعْ"

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں پہلے انبیاء کی پیروی کے نتیجہ میں صدیقیت اور شہادت کے مقامات کا ممکن الحصول ہونا بیان فرمایا ہے۔ جیسا کہ آتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّهَدَآءُ (پارہ ۲۷ ع ۱۸ و سورت الحدید ع ۲) کہ وہ لوگ جو زمانہ ماضی میں خدا اور تمام رسولوں پر ایمان لائے۔ وہ صدیق اور شہید ہوئے گویا پہلے انبیاء کی پیروی ایک انسان کو زیادہ سے زیادہ مقام صدیقیت دلا سکتی تھی۔ اب سوال یہ تھا۔ کہ آنحضرت صلعم کی پیروی اور اتباع کے نتیجہ میں ہم کو کیا ملے گا۔؟ کیا وہی کچھ جو پہلے انبیاء کی پیروی کرنے والوں کو ملا یا اس سے کچھ زیادہ؟ اس سوال کا جواب خدا تعالےٰ نے اس آیت میں دیا ہے۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ (نساء ع ۹) کہ اب جو اطاعت کریں گے اللہ کی اور اس رسول محمد عربی صلعم کی۔ تو وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے۔ جن پر خدا نے انعام کیا۔ یعنی نبی۔ صدیق۔ شہید اور صالح گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کرنے والوں کو صدیقیت اور شہادت بھی ملے گی۔ اور اس سے بڑھ کر مقام نبوت بھی۔ پہلی آیت میں اٰمنوا ماضی کا صیغہ اور رسلہ جمع رکھا تھا جس سے گذشتہ انبیاء کی پیروی کے نتائج کا بیان مقصود تھا۔ مگر دوسری آیت میں صیغہ ماضی کی بجائے یطع مضارع اور رسل جمع کی بجائے الرسول واحد مع الف لام تخصیص کے بیان کیا ہے۔ جس سے زمانہ حال و مستقبل میں رسول واحد یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی اور اتباع کے اثمار کا ذکر مقصود ہے۔ وَالفرق بیّن

دوسری آیت میں جو لفظ مع آیا ہے۔ اس کے متعلق غیر احمدی دوست کہا کرتے ہیں۔ کہ اس جگہ صرف انبیاء کے ساتھ رہنا مراد ہے ان میں شامل ہونا مراد نہیں۔ گو اس کے جواب میں ہماری طرف سے علاوہ عقلی دلائل کے نقلاً تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران ع ۲۰) اور فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ (نساء ع ۲۱) وغیرہ آیات پیش کی جاتی ہیں۔ تاہم اس موقعہ پر ایک حوالہ اور نقل کرتا ہوں۔

تفسیر بحر المحیط مصنفہ علامہ اندلسی مطبوعہ مصر جلد ۳ صفحہ ۲۸۷ پر وَمَنْ یطع اللّٰہ والرسول والی آیت کی مندرجہ ذیل تفسیر لکھی ہے۔ "وَقَوْلُهٗ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ تَفْسِیْرٌ لِقَوْلِهٖ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ۔۔۔ وَالظَّاهِرُ اَنَّ قَوْلَهٗ "مِنَ النَّبِیّٖنَ" تَفْسِیْرٌ لِلَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ فَکَاَنَّهٗ قِیْلَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ مِنْکُمْ اَلْحَقَهُ اللّٰهُ بِالَّذِیْنَ تَقَدَّمَهُمْ مِمَّنْ اَنْعَمَ عَلَیْهِمْ۔ قَالَ الرَّاغِبُ مِمَّنْ اَنْعَمَ عَلَیْهِمْ مِنَ الْفِرَقِ الْاَرْبَعِ فِی الْمَنْزِلَةِ وَالثَّوَابِ اَلنَّبِیُّ بِالنَّبِیِّ وَالصِّدِّیْقُ بِالصِّدِّیْقِ وَالشَّهِیْدُ بِالشَّهِیْدِ وَالصَّالِحُ بِالصَّالِحِ وَاَجَازَ الرَّاغِبُ اَنْ یَّتَعَلَّقَ مِنَ النَّبِیّٖنَ بِقَوْلِهٖ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ اَیْ مِنَ النَّبِیّٖنَ" یعنے خدا کا فرمانا کہ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ یہ صراط الذین انعمت علیھم کی تفسیر ہے اور یہ ظاہر ہے۔ کہ خدا کا قول من النبیین تفسیر ہے انعم اللّٰہ علیھم کی۔ گویا یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا۔ خدا اس کو ان میں شامل کر دے گا۔ جن پر پہلے انعامات نازل ہو چکے ہیں۔ اور امام راغب نے کہا ہے۔ کہ ان چار گروہوں میں شامل کرے گا بمقام اور نیکی کے لحاظ سے نبی کو نبی کے ساتھ۔ صدیق صدیق کے ساتھ شہید شہید کے ساتھ اور صالح کو صالح کے ساتھ۔ اور راغب نے اس امر کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ کہ اس امت کے بھی نبی نبیوں میں شامل ہوں۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَنْ یطع اللّٰہ والرسول الخ یعنے من النبیین (نبیوں میں سے)

اس حوالہ سے صاف طور پر حضرت امام راغب کا مذہب ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ اس امت میں بھی انبیا کے وجود کے قائل تھے۔ چنانچہ اس عبارت کے آگے مؤلف "بحر المحیط" نے حضرت امام راغب کے مندرجہ بالا قول کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ راغب کے اس قول سے تو یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی آپ کی امت میں سے بعض غیر تشریعی نبی پیدا ہوں گے۔ جو آنحضرت صلعم کی اطاعت کریں گے۔ اس کے بعد مصنف اپنا مذہب لکھتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ درست نہیں۔ کیونکہ آنحضرتؐ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ اس حوالہ سے یہ ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ آیت ومن یطع اللّٰہ والرسول کا جو مفہوم آج جماعت احمدیہ لیتی ہے۔ آج سے سینکڑوں سال قبل امام راغب اس کا اظہار کر چکے ہیں۔ اور اپنے عقیدہ سے اس پر صاد کر چکے ہیں۔ اور پھر مصنف بحر المحیط (علامہ اندلسی) کی تردید سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کس طرح قرآن مجید کی آیات ان لوگوں کو کھینچ کھینچ کر اس طرف لاتی تھیں۔ کہ آنحضرت صلعم کے بعد بھی غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے۔ مگر ان لوگوں کا اپنا عقیدہ اس صداقت اور حقیقت کے قبول کرنے میں مانع ہو تا رہا

خاکسار ملک عبد الرحمٰن خادم بی - اے گجراتی

بٹالہ میں احمدیوں کے خلاف انتہائی فتنہ انگیزی

یکم سے پانچ دسمبر تک مخالفین نے انجمن شباب المسلمین کے جلسہ اور احرار کانفرنس کے ذریعہ احمدیوں کے خلاف بے حد طوفان بے تمیزی بپا کئے رکھا۔ نہایت اشتعال انگیز جلوس نکالے گئے مغلظات سے پُر شعر اور نظمیں گا گا کر فساد برپا کرنے کی کوشش کی گئی۔ اشتعال انگیز تقریروں کے ذریعہ جماعت احمدیہ اور گورنمنٹ برطانیہ کے خلاف منافرت انگیزی کی گئی۔ گندا لٹریچر نہایت آزادی سے شائع کیا گیا۔ احراری لیڈروں نے تقریروں میں کہا۔ کہ وہ احمدیوں کی مخالفت اس لئے کرتے ہیں کہ یہ جماعت گورنمنٹ برطانیہ کے پاؤں جمانے میں حصہ لیتی ہے۔ یہ سب بدزبانی اور مجرمانہ حرکات روز روشن میں اور حکام کی موجودگی میں کی گئیں۔

جناب مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ کی بار بار کی تنبیہ اور وارننگ کی کوئی پرواہ نہیں کی گئی۔ عوام الناس میں خطرناک اشتعال پیدا کر دیا گیا ہے۔ بٹالہ میں احمدی جماعت نہایت قلیل تعداد میں ہے۔ اور ان کی جان مال اور عزتیں ہر وقت کے خطرہ میں پڑ گئی ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ذمہ دار حکام انصاف و عدالت سے کام لیتے ہوئے جلد سے جلد مؤثر تدابیر اختیار کریں گے اور صورت حالات کو بد سے بدتر نہیں بننے دیں گے۔ کیونکہ ایسے معاملات میں چشم پوشی و درگذر سے ہمیشہ خطرناک نتائج برآمد ہوتے ہیں ؎

(نامہ نگار)

نظارتوں کے اعلانات

نظارت ضیافت کی خاص ضرورت

نظارت ضیافت کی مستقل ضروریات میں ایک ضرورت یہ ہے کہ کافی تعداد میں دیگیں اس نظارت کے استعمال کے لئے خود اپنی ملکیت کی موجود ہوں۔

کچھ عرصہ پہلے اس ضرورت کے اظہار پر بعض احباب نے اپنی طرف سے ایک ایک دیگ یا ایک ایک مجھولا بنوا دیا تھا۔ اور بعض نے اپنے مرحوم عزیزوں کو ثواب پہونچانے کے لئے دیگیں بنوادی تھیں۔ ان دوستوں کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ تا احباب کو معلوم ہو۔ کہ اس کار خیر کے لئے کسی خصوصیت کی ضرورت نہیں۔ ہر فرد جماعت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔

اس وقت ایک دیگ کی قیمت صرف اکتالیس لہ للعہ روپیہ ہے۔ اور پچاس دیگوں کی ضرورت ہے جس کے لئے بہت سا روپیہ کرایہ پر دیا جاتا ہے۔ پس جو دوست اپنے یا اپنے عزیز کے نام پر کوئی دیگ دینا چاہتے ہیں۔ وہ جلد سے جلد اللہ روپیہ کے حساب سے رقم بھیج دیں۔

ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی صاحب ایک دیگ بنوا دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اس وقت وہ فوراً روپیہ نہیں بھیج سکتے۔ تو ان کو چاہیئے۔ کہ اپنی رقم کے متعلق اطلاع دیدیں۔ کہ کس وقت تک وہ یہ رقم ارسال کر دینگے۔ تا اگر ہوسکے تو ان کے نام پر اس وقت سے دیگ خریدلی جائے۔ اور اس سے جلسہ میں فائدہ اٹھایا جاسکے۔ اور ان کے لئے بھی ثواب کا موقعہ ابھی سے پیدا ہو جائے۔ حسب ذیل نام بعض موجودہ دیگوں پر کندہ ہیں۔

نمبر شمار	نام عطیہ کنندگان	تعداد دیگ
۱	حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱ ۰
۲	حکیم محمد حسین صاحب لاہور بذریعہ حضرت ام المومنین	۱ ۰
۳	بابو فضل حق صاحب ٹیلیگرافسٹ لاہور	۲ ۰
۴	میاں عبد اللہ صاحب حجام قادیان	۱ ۰
۵	اہلیہ منشی کریم بخش صاحب	۱ ۰
۶	انجمن احمدیہ بغداد	۱ ۰
۷	چوہدری نبی بخش صاحب سیالکوٹ	۱ ۰
۸	غلام محمد صاحب برائے ثواب روح اہلیہ مرحومہ خود	۱ ۰
۹	سید صادق حسین صاحب اٹاوہ	۱ ۰
۱۰	غلام نبی صاحب مسگر امرتسر	۱ ۰
۱۱	منجانب انجمن احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی	۱ ۰
۱۲	چوہدری مہر خان صاحب کریام	۱ ۰
۱۳	چوہدری جھجو خان صاحب سرگودھا برائے ثواب روح دختر خود	۱ دیگ
۱۴	ابو طاہر محمود احمد صاحب کلکتہ	۱ ۰
۱۵	مستری محمد علی ولد غلام محمد بھینی شرق پور	نصف دیگ
۱۶	امۃ الرشید بنت حبیب الرحمٰن صاحب حاجی پورہ	ایک مجھولہ

(ناظر بیت المال)

ضروری اطلاع برائے موصیان

وصیت کا فارم موصی سے دفتر میں موصول ہونے پر جناب مشیر صاحب قانونی صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں برائے مشورہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور جس کو جناب موصوف درست تسلیم فرمادیں۔ اس وصیت کا اعلان بموجب ضمیمہ رسالہ الوصیت دو اخباروں میں کرا دیا جانا ضروری ہے۔ یہ اعلان اپنے اندر ایک شہادتی رنگ رکھتا ہے۔ اور اس سے یہ غرض بھی ہوتی ہے۔ کہ اگر کسی کو اس وصیت کے متعلق کوئی اعتراض ہو۔ تو اسے پیش کرنے کا موقعہ مل سکے۔

قانونی اور شرعی طور پر وصیت کردہ مضمون کی نسبت پوری تسلی کرنے کے بعد وصیت کنندہ کو ایک سرٹیفکیٹ باقاعدہ بھیجا جاتا ہے۔

اس وقت ایک کافی تعداد وصایا کی دفتر میں غیر مکمل پڑی ہے۔ بعض کی طرف سے چندہ شرط اول اور بعض کی طرف سے اعلان وصیت کی اجرت داخل نہیں ہوئی۔ پس جن موصیان کو سرٹیفکیٹ نہ پہنچا ہو۔ ان کو ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ ان کی وصیت تاحال منظور نہیں ہوئی۔ اور ان کو جلد سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان)

انجمن احمدیہ محمود آباد فارم سندھ کا چندہ جلسہ سالانہ

محمود آباد فارم سندھ (جس جگہ انجمن نے زمین خریدی ہے) کے سکرٹری بیت المال نے اطلاع دی ہے۔ کہ یہاں کے چند احمدیوں نے (جو بسلسلہ انتظام وہاں گئے ہوئے ہیں) چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں مبلغ -/۱۵۴ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔ جو ۲۰ روز تک داخل خزانہ کرا دیا جاوے گا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال)

جلسہ سالانہ پر الگ مکان کی

ضرورت رکھنے والے اصحاب اطلاع دیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ کے ایام بہت قریب آرہے ہیں۔ خادمان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ابھی سے دیار محبوب میں حاضر ہونے کی تیاریوں میں ہیں۔ اور اکثر اصحاب کو اپنے اہل و عیال کو بھی ہمراہ لانے کی خواہش ہے۔ ساتھ ہی ان کی یہ خواہش بھی ہوگی۔ کہ ایام جلسہ میں ان کو الگ جگہ مل سکے۔

منتظمین جلسہ حتی الامکان ایسے اصحاب کی خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ تاہم تمام دوستوں کے مطالبات شاید نہ پورے ہوسکیں۔ اس لئے جو احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الگ مکان لینا چاہتے ہیں۔ اور فی الواقعہ اس کے بغیر ان کو کوئی چارہ نہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ۱۶ دسمبر تک دفتر جلسہ سالانہ میں اطلاع دے کر مشکور فرمادیں۔ کہ ان کو کس قدر نفوس کے لئے اور کن حالات میں الگ مکان کی ضرورت ہوگی۔ ایسی اطلاع کے آنے پر دفتر ان کو مناسب جواب سے ۲۰ دسمبر تک اطلاع کر دے گا۔ (افسر جلسہ سالانہ)

ایک بیکار دوست کی امداد

ایک صاحب جن کی تعلیم میٹرک تک ہے۔ اور لاہور کے باشندے ہیں۔ ایسے خاندان سے تعلق رکھنے والے ہیں جس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ابتدائی زمانہ میں ایمان لانے کا شرف حاصل ہے۔ یہ صاحب قریباً ۴۰ سال کی عمر کے ہیں۔ ملتان ملٹری گراس فارم میں ایک ڈپو کے انچارج رہ چکے ہیں۔ ٹھیکیداری زمینداری جائداد وغیرہ کے کام کی قابلیت رکھتے ہیں۔ دو سال سے ہجرت کر کے قادیان آئے ہوئے ہیں۔ ان کے ذریعہ معاش کے لئے اگر کوئی صاحب ان کو ملازم رکھ سکتے ہوں۔ یا کام دلا سکتے ہوں۔ تو براہ مہربانی دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

ایف۔ اے کا امتحان دینے والی احمدی طالبات

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے۔ جو احمدی طالبات امسال ایف۔ اے۔ کے امتحان میں شامل ہونے کا ارادہ رکھتی ہوں وہ سنٹر کے خانہ میں قادیان کا نام درج فرمائیں۔ اب بعد اس اعلان کے ذریعہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مہربانی فرما کر اس بات کو خصوصیت سے مدنظر رکھا جائے۔ کہ درخواست امتحان کے فارم میں سنٹر قادیان ظاہر کیا جائے۔ کیونکہ قادیان ایف۔ اے کے واسطے زنانہ سنٹر منظور ہوگیا ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان)

ہندوستان بھر میں سیرۃ النبیؐ کے کامیاب جلسے

بھیرہ میں جلسہ

۲۶ر نومبر زیر صدارت مولوی محمد صدیق صاحب سکنہ ہجکہ جلسہ منعقد ہوا۔ سائیں عبدالرحمٰن صاحب مولوی محمد دلپذیر صاحب اور منشی فضل عظیم صاحب نے سیرت نبویؐ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ بک ڈپو کتاب گھر کے شائع کردہ ٹریکٹ کافی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ بعض معزز حضرات کو الفضل کا خاتم النبیین نمبر بھی پیش کیا گیا۔ (خاکسار عطاء الرحمٰن)

لائل پور میں جلسہ

۲۶ر نومبر انجمن احمدیہ لائل پور نے سیرت النبیؐ کی تقریب پر جلسہ کیا۔ جس کے دو اجلاس ہوئے۔ مستورات کا علیحدہ جلسہ ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے منادی کی گئی تھی۔ کہ کوئی مسلمان ان جلسوں میں شامل نہ ہو۔ تاہم خدا کے فضل سے دونوں جلسے کامیاب رہے۔ مردانہ جلسہ میں غیر احمدیوں میں سے شیخ مرغوب احمد صاحب بیرسٹر نے مؤثر تقریر کی۔ سکھوں کی طرف سے گیانی سردول سنگھ صاحب پروفیسر خالصہ انٹرمیڈیٹ کالج لائل پور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر روشنی ڈالی۔ تقریر نہایت دلچسپ تھی۔ قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے بھی عالمانہ تقریر کی۔ عورتوں کے جلسہ میں استانی میمونہ بیگم صاحبہ نے جنہیں قادیان سے بلایا گیا تھا۔ تقریر کی۔ علاوہ ازیں اہلیہ قاضی محمد نذیر صاحب اور ایک غیر احمدی بہن بنت بابو نصیر الدین صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر مضامین پڑھے جو بہت پسند کئے گئے۔ (خاکسار محمد یوسف)

تحصیل تلہ گنگ میں جلسے

تلہ گنگ ۲۶ر نومبر سیرت النبیؐ کے جلسہ کے لئے اچھی طرح منادی کرائی گئی۔ اور زبانی بھی عام طور پر پروپیگنڈا کیا گیا۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جلسہ میں ہر فرقہ اور ہر مذہب کے لوگ کثرت سے آئے۔ اور خوب دلچسپی لی۔ خصوصاً ملک اللہ داد خان صاحب شیعہ نے بہت کوشش سے اپنے کام کو سرانجام دیا۔ دراصل وہی اس جلسہ کے روح رواں تھے۔ اس جلسہ کا یہاں تک اثر ہوا۔ کہ جو لوگ کسی مجبوری سے شامل نہ ہو سکے۔ وہ افسوس کرتے ہوئے پائے گئے۔ الفضل کا خاتم النبیین نمبر بھی ایک سو کی تعداد میں منگوا کر لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ (خاکسار غلام نبی)

جبال ۲۶ر نومبر زیر صدارت ملک صوبہ خان صاحب جامع مسجد جبال میں جلسہ منعقد ہوا۔ حاجی احمد خطیب جامع مسجد اور چن پیر شاہ صاحب نائب مدرس نے حضور سرور عالم کے فضائل بیان کئے۔ پھر خاکسار نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفقت علےٰ خلق اللہ اور ہمدردی کا پہلو لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ (خاکسار لعل خان)

چنوال ۲۶ر نومبر زیر صدارت مولوی یوسف حسین صاحب امام مسجد مسجد میں جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ غلام محمد صاحب نے سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دنیا پر احسانات بیان کئے۔ اور مولوی یوسف حسین صاحب امام مسجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حالات زندگی بیان کئے۔ بعد ازاں حافظ سید احمد صاحب نے اسلام کی عالمگیر کامیابی کے اسباب بیان کئے۔ (خاکسار سلطان محمد)

ترگڑ حافظ سید احمد صاحب امام مسجد کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں صاحب صدر نے عرب کے زمانۂ جاہلیت کی مفصل کیفیت بیان کی۔ اور بتایا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو قریش کی طرف سے کیا کیا۔ اذیتیں پہنچائیں۔ اور آپ نے کس رنگ میں ان سے سلوک کیا۔ بعد ازاں منشی سلطان محمد ترگڑ نے حضور کی زندگی کے حالات آپ کے اخلاق فاضلہ اور احسانات بیان کئے۔ (خاکسار سلطان محمد)

پڑھ جاگھلہ زیر صدارت سید کرم شاہ صاحب امام مسجد جلسہ سیرت النبی مسجد میں منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار نے شان محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ (خاکسار غلام حسین)

دوویال ۲۶ر نومبر زیر صدارت ملک فضل خان صاحب پنشنر جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نعت خوانی کے بعد مولوی فضل احمد صاحب منشی گل محمد صاحب اور ملک محمد شریف صاحب نے علی الترتیب حضور رسالت مآب کے حالات زندگی آپ کے فضائل اور آپ کا اسوۂ حسنہ بیان کیا۔ (خاکسار محمد شریف)

اکوال ۲۶ر نومبر سیرت النبیؐ کا جلسہ ہوا۔ مولوی غلام حسین صاحب نے غرض و غایت انعقاد جلسہ کا اظہار کرنے کے بعد فضائل و مناقب جناب ختمی مآب صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیان کئے۔ (خاکسار محمد خان)

چکوال میں جلسہ

۲۶ر نومبر سیرت النبی صلعم کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ دو دفعہ منادی کرائی گئی پوسٹر چسپاں کرائے گئے۔ دعوتی چٹھیاں لکھی گئیں۔ ہینڈ بلز تقسیم کئے گئے۔ جلسہ میں مولوی فتح علی صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاکیزگی پر خواجہ غلام نبی صاحب نے حضورؐ کے احسانات پر اور خاکسار نے آنحضرت صلعم کے صفات الٰہیہ کے مظہر اتم ہونے پر تقاریر کیں۔ (خاکسار محمد عبداللہ)

مانسہ ریاست پٹیالہ میں جلسہ

حسب الحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز برمکان محمد اسمٰعیل صاحب پلیڈر جلسہ کیا گیا۔ معززین مانسہ کو ٹی پارٹی دی گئی۔ اور بعد مغرب ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک جلسہ ہوا جس میں نعت خوانی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات جو الفضل کے خاص نمبر میں شائع ہوئے ہیں حاضرین جلسہ کو پڑھ کر سنائے گئے۔ صاحب صدر نے بھی مختصر تقریر کی۔ اور جلسہ کے اغراض و مقاصد سے حاضرین کو مطلع کیا۔ (خاکسار منصب داد خان)

کریام میں جلسہ

منادی کرائی گئی۔ مجمع خاصہ تھا۔ احمدی اور غیر احمدی سب شامل ہوئے۔ حاجی غلام احمد صاحب اور میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر نواں شہر نے سیرت النبیؐ پر تقریریں کیں۔ کریم بخش خان جمعدار پنشنر غیر احمدی نے دعوت چائے دی۔ اور لوگوں کو جمع کیا۔ میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر نے سیرت نبوی پر تقریر کی۔ **دیدہالہ** عبدالغنی اور اسد اللہ خان ساکنان کریام نے دیدہالہ پہنچ کر لوگوں کو جمع کر کے سیرت نبوی پر تقریریں کیں۔ ہندو اور مسلمان شامل ہوئے۔ **جاڈلہ** حاجی رحمت اللہ صاحب نے سیرت نبویؐ پر تقریر کی۔ **راہوں** چودھری ... سفید پوش کے مکان پر جلسہ منعقد کیا گیا۔ چودھری صاحب موصوف نے کل انتظام کیا۔ اور اکرم خان نمبردار نے لوگوں کے جمع کرنے میں بہت مدد دی۔ معززین شہر شامل جلسہ ہوئے۔ چودھری غلام ... نمبردار۔ محمود الحسن ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس پنشنر اور مولوی محمد اسحاق مولوی فاضل احمدی نے سیرت نبوی پر تقریریں کیں۔ صدر جلسہ سید طالب حسین صاحب تھے۔ خاتمہ پر لوگوں نے اشتیاق ظاہر کیا۔ کہ ایسے جلسے ضرور ہونے چاہئیں۔ **نواں شہر** متصل کمیٹی گھر جلسہ منعقد کیا گیا۔ کریام لنگڑویہ راہوں اور بلیر سیال کے احمدی شامل جلسہ ہوئے۔ عبدالمجید خان سکنہ راہوں مولوی محمد حسن صاحب عربک ٹیچر مولوی محمد اسحاق صاحب اور حاجی غلام احمد خان صاحب نے تقریریں کیں۔ (نامہ نگار)

شاہ مسکین میں جلسہ

جلسہ سیرت بڑی کامیابی سے ہوا حاضرین کی تعداد کافی تھی مجید احمد صاحب لاہوری اور سید محمد لطیف صاحب نے تقریریں کیں، حاضرین اچھا اثر لے کر گئے۔ اس جلسہ میں مولوی عبدالحق صاحب پسر حکیم شیر محمد صاحب احمدی مرحوم نے مہمانوں کی خدمت میں نمایاں حصہ لیا۔ چنانچہ انجمن احمدیہ شاہ مسکین جو نو دیہات کے احمدیوں پر

قادیان میں سکنی اراضی خریدنے کا بہترین موقعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عموماً سکنی اراضی کی قیمت میں تخفیف کردیجاتی ہے چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ کے موقعہ پر قیمتیں تخفیف شدہ رہیں گی۔ اور یہ تخفیف یکم دسمبر سے لیکر ۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء تک رہیگی۔ پس احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جلسہ پر آتے ہوئے اپنی اپنی جگہ سے فیصلہ کرکے آئیں۔ کہ کس قدر اور کس حصہ میں زمین درکار ہے۔ عام قطعات میں نصف کنال سے کم اور بڑی سڑکوں کے اوپر دو کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا۔ سوائے ایسی صورتوں کے جنمیں کسی قطعہ کی صورت خاص ہو قیمتیں ہر موقعہ کیلئے علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں۔ جنمیں کمی بیشی نہیں ہوگی۔ اس وقت محلہ جات دار البرکات (بالمقابل ریلوے اسٹیشن) اور دار الرحمت میں اچھے اچھے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے متفرق قطعات اور مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط والسلام:۔

المعلن:۔ خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ایم اے ۳۳/۱۱/۱۸

نئے سال کے نئے تحفے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

اسال بھی بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان نے بصرف زر کثیر مندرجہ ذیل کتابیں اور ٹریکٹ شائع کرنیکا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت انکو زیادہ سے زیادہ خرید کر خود بھی پڑھینگے اور دوسروں کو بھی پڑھوائیں گے

کشتی نوح یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی مشہور تصنیف ہے جو کئی ماہ سے ختم تھی۔ اب پھر عمدہ کاغذ اعلیٰ لکھائی اور بہترین طباعت کے ساتھ شائع کیگئی ہے۔ قیمت ۶/

فتح اسلام یہ حضرت اقدس کے دعویٰ ماموریت کے متعلق پہلی تصنیف ہے جسمیں حقائق و معارف بھرے پڑے ہیں قیمت ۳/

توضیح مرام یہ فتح اسلام کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں بھی بہت سے انمول روحانی موتی جمع کئے گئے ہیں۔ قیمت ۳/

نشان آسمانی اس میں اہل اللہ کی پیشگوئیاں اور استخارہ کا طریق اور دعویٰ مسیحیت کا ثبوت درج ہے قیمت ۳/

آہ نادر شاہ کہاں گیا؟ یہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا وہ معرکۃ الآراء اور لطیف مضمون ہے۔ جو الفضل میں بھی چھپ چکا ہے۔ اب اسے ٹریکٹ کی صورت میں تیس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور دنیا کو بتلائیں کہ کس طرح خدا تعالیٰ وقتاً فوقتاً اپنے مسیح محمدی کی صداقت پر نشان ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ حجم ۳۲ صفحہ قیمت ۱/ سینکڑہ ہزار کی قیمت سترہ روپے آٹھ آنہ

اچھوتوں کی دکھ بھری کہانیاں یہ وہ کتاب ہے جس کا پہلا ایڈیشن صرف چار دن میں ہی ختم ہوگیا۔ اب اس کا دوسرا ایڈیشن چھپا ہے۔ اس میں اچھوتوں کی دردناک حالت غیر ملکی سیاحوں کی زبانی سنائی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی خود ہندوؤں کی لکھی ہوئی کئی کہانیاں بھی نقل کی گئی ہیں۔ جو پڑھنے ہی سے تعلق رکھتی ہیں۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت ۱۲/

اچھوتوں کی حالت زار اس میں اچھوتوں کی حالت زار کے متعلق ۱۲ سو ہندوؤں کی شہادتیں اور ایک سو ایک دردناک واقعات اور ہزارہا پنڈتوں کے فتوے یا ایسے مضمون جمع کئے گئے ہیں کہ ہندو دھرم کے رو سے اچھوتوں کے ساتھ مساوی سلوک ناممکن ہے۔ یہ کتاب حوالجات کا خزانہ ہے۔ دوست خریدیں اور اچھوتوں کو پڑھائیں۔ اس کا بھی پہلا ایڈیشن چند روز کے اندر ہی ختم ہوگیا تھا اب دوسری بار چھپی ہے۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت ۱۲/

وید شاستر اور اچھوت ادھار یہ رسالہ کیا ہے ویدوں شاستروں سمرتیوں درشنوں اور دیگر ہندو کتابوں کے حوالوں کا تعجب انگیز مجموعہ ہے۔ اس میں ساڑھے تین سو ایسے حوالے جمع کئے گئے ہیں جو بتاتے ہیں۔ ہندو اور آریہ سماجی مسلمات کی رو سے اچھوت مساوی حقوق کے قطعاً مستحق نہیں ہیں۔ حجم ۱۰۰ صفحہ قیمت ۳/ سو کی قیمت ۱۲/

برق احمدیت بجواب "ترک مرزائیت" یہ لال حسین مرتد کی مشہور کتاب کا نہایت ہی مسکت اور مدلل جواب ہے۔ اس میں مرتد نے جس قدر بھی اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت و حقانیت پر کئے ہیں ان سب کا جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب چھپ رہی ہے۔ قریباً دو سو اور دو سو صفحہ کا حجم ہوگا۔ چھپنے پر قیمت کا اعلان کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:۔ بک ڈپو تالیف و اشاعت۔ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دربار کشمیر کے پبلسٹی افسر کی طرف سے ۸ دسمبر کو جموں میں ایک کمیونک شائع ہوا۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کے بعض اخبارات میں سری نگر کے جدید فسادات کے متعلق جو اطلاعات شائع ہوئی ہیں۔ وہ بعض حالات میں یا تو صریحًا غلط ہیں یا حد درجہ مبالغہ آمیز ہیں۔ اسی طرح لوٹ کے متعلق تمام خبریں بے بنیاد ہیں۔

شہنشاہ جارج پنجم نے اپنی انفرادی حیثیت میں تاجدار افغانستان کے نام نئی دہلی سے ۸ دسمبر کی اطلاع کے مطابق ایک پیغام ارسال کیا ہے۔ جس میں افغانستان کی ترقی کے لئے دعا کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ میری دلی آرزو ہے کہ آپ کی فراخ دلانہ حمایت سے ہماری حکومتوں کے درمیان دوستانہ تعلقات کا جو رشتہ قائم ہے وہ مضبوط تر ہو جائے۔

چاولوں کی تجارت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے حکومت ہند نے اس بات کا انتظام کیا ہے کہ اسمبلی میں ان صوبوں کے نمائندوں کی جہاں چاولوں کی کاشت ہوتی ہے ایک کانفرنس منعقد کی جائے۔ جو اس امر پر غور کرے۔ کہ دوسرے ممالک کی طرف سے چاولوں کو کم قیمت پر فروخت کر کے ہندوستان کے چاولوں کی تجارت کو نقصان پہنچانے کا جو طریق رائج ہے۔ اس کا کیونکر انسداد کیا جا سکتا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کے اسسٹنٹ رجسٹرار مسٹر ایم بشیر بی ایس سی جو اپنے عہدہ پر عارضی طور پر کام کر رہے تھے۔ لاہور کی ایک اطلاع کے مطابق اپنے فرائض کو مستعدی اور قابلیت کے ساتھ انجام دینے کی وجہ سے مستقل کر دئے گئے ہیں۔

وزیر ہند کے اس بیان کے خلاف جو انہوں نے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی میں دیا ہے کہ "ہندوستان کو نوآبادیات کے مقابلہ میں جوابی کارروائی کا حق نہیں"۔ ۷ دسمبر اسمبلی میں مسٹر بی آر داس نے تحریک التوا پیش کی۔ جس پر گرما گرم مباحثہ ہوا لیکن سب متفقہ طور پر یہی کہتے تھے۔ کہ یہ حق ہندوستان کو ۱۰۰ سال سے حاصل ہے اور اس صورت میں کسی طور پر تبدیلی نہ ہونی چاہئیے۔ کیونکہ ہندوستان کی خود داری سیاسی درجہ سے بھی زیادہ اہم چیز ہے۔ اور اس کا تقاضا ہے کہ مساوی حقوق پر مبنی جوابی کارروائی کا اسے حق دیا جائے۔ سر بی ایل مترا اور سر فضل حسین نے وعدہ کیا۔ کہ مباحثہ کی یہ کارروائی وزیر ہند اور جائنٹ پارلیمنٹری کمیٹی کو بھیج دی جائے گی۔ تاکہ جو شبہات پیدا ہوئے ہیں انہیں دور کیا جا سکے۔

لیگ آف نیشنز کے متعلق برلن کے نیم سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ اس کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ فاتح اقوام نے ایک کلب بنا رکھا ہے۔

لدھیانہ میونسپلٹی کے ایگزیکٹو آفیسر نے ناٹک۔ سینما اور دنگل وغیرہ کا اشتہار دینے کے لئے بلدیہ کے حدود کے اندر ڈھول پیٹنا اور گھنٹی بجانا ممنوع قرار دیتے ہوئے اس حکم کی خلاف ورزی کو مستوجب سزا قرار دیا ہے۔

پیپلز بنک آف ناردرن انڈیا کی جدید سکیم جو مالکان بنک کی طرف سے بنک کو چلانے کے لئے تجویز کی گئی تھی۔ ۸ دسمبر کو پنجاب ہائی کورٹ میں پیش ہوئی۔ اور جسٹس بخشی ٹیک چند اور جسٹس جے لال نے فیصلہ دیا۔ کہ یہ سکیم امانت داروں اور حصہ داروں کی رائے دریافت کے لئے ان کے پاس بھیج دی جائے۔ نیز یہ سکیم اخبارات میں مشتہر کی جائے۔ اور ۷ جنوری کو امانت داروں اور حصہ داروں کی میٹنگ میں پیش ہو۔

پارلیمنٹ میں ۱۱ دسمبر کو مسٹر آر برنیر لبرل ممبر پارلیمنٹ نے سر سیموئیل ہور وزیر ہند سے یہ سوال کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ آیا وزیر ہند اس شخص کے مقدمہ کی رپورٹ طلب کرینگے۔ جسے پریوی کونسل کے پھانسی ملتوی کر دینے کا حکم دینے کے باوجود ۲۱ نومبر کو لاہور سنٹرل جیل میں پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ ایک اور ممبر یہ دریافت کرینگے کہ کیا وزیر ہند ان حالات کے متعلق ایک مفصل بیان شائع کرینگے۔ جن کے ماتحت اس شخص کو پھانسی دی گئی۔

آئرش پارلیمنٹ میں ۸ دسمبر کو مسٹر ڈی ویلرا نے کہا کہ ہم برطانیہ کے ساتھ تعاون چاہتے ہیں۔ لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ ہمیں مساوی حقوق حاصل ہوں اور تعاون کرنے یا اس کا خاتمہ کرنے کا ہمیں استحقاق ہو۔ مجھے امید ہے کہ برٹش گورنمنٹ یہ محسوس کریگی کہ آئرلینڈ کے لوگ اب غلام رہنے کے لئے تیار نہیں۔

گاندھی جی کے متعلق جبل پور سے ۷ دسمبر کی اطلاع ہے کہ جب وہاں سے وہ روانہ ہونے لگے۔ تو چند سناتن دھرمیوں نے انہیں گالیاں دیں۔ جس پر فساد ہو گیا اور بہت سے والنٹیرز مجروح ہو گئے

نئی دہلی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اگرچہ گورنمنٹ ہند نے لاء ممبر سر بی۔ ایل مترا کے عہدہ ملازمت میں توسیع کر دی ہے لیکن باوجود اس کے وہ علیحدہ ہو جانا چاہتے ہیں۔ افواہ ہے کہ اپریل ۱۹۳۴ء کے بعد وہ کلکتہ میں پریکٹس شروع کر دینگے۔ کیونکہ وہ اپنی مالی حالت کو بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ آپ کے ریٹائر ہونے پر سر جمشید جی کانگا گورنمنٹ ہند کے لاء ممبر بنائے جائیں گے۔

یو۔ پی کونسل میں ۷ دسمبر کو قانون انسداد بردہ فروشی کثرت آراء سے پاس ہو گیا۔

صدر امریکہ مسٹر روز ویلٹ نے ۷ دسمبر کو ایک بیان جاری کیا۔ جس میں قانون انسداد شراب نوشی کی تنسیخ کا اعلان کرتے ہوئے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ وہ قانون کا احترام قائم رکھنے میں گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کریں۔ اور صرف لائسنس یافتہ شراب فروشوں کی دکانوں سے ہی شراب خریدیں۔ لوگ اس اعلان کے لئے اتنے بے تاب تھے۔ کہ جب پریذیڈنٹ روز ویلٹ کے اس اعلان میں چند گھنٹوں کی دیر ہو گئی۔ تو لوگوں نے مظاہرے کرنے شروع کر دئے۔

مدناپور کے سابق مقتول ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر برج کی بیوی کو حکومت نے نئی دہلی کی ایک اطلاع کے مطابق ساڑھے چار سو پونڈ کا معاوضہ اور ایک سو آٹھ پونڈ کی سالانہ پنشن دی ہے۔ علاوہ ازیں انڈین سول سروس کی فیملی پنشن فنڈ میں سے بھی ساڑھے چار سو پونڈ کی سالانہ پنشن ملیگی۔ مسٹر برج کی لڑکی کو ۲۱ برس کی عمر تک یا شادی ہونے تک ۲۴ پونڈ سالانہ کا الاؤنس ملے گا۔ اسی طرح انڈین سول سروس کے فنڈ میں سے چھ برس کی عمر تک ۷۵ پونڈ سالانہ اور شادی تک ۱۵۰ پونڈ سالانہ بطور پنشن ملتے رہینگے۔ ان معاوضوں اور پنشنوں کے متعلق وزیر ہند کی طرف سے منظوری حاصل ہو چکی ہے۔

فلسطین کے ہائی کمشنر نے یہودی پناہ گزینوں کی تعداد کا تخمینہ بتاتے ہوئے ایک بیان میں کہا ہے کہ ساڑھے چھ ہزار یہودی فلسطین میں داخل ہوئے ہیں۔

تعلیم نسواں کے متعلق صوبہ سرحد کی تعلیمی رپورٹ بابت سال ۳۳-۱۹۳۲ء مظہر ہے۔ کہ پشاور شہر میں ایک زنانہ ہائی سکول کے افتتاح سے تعلیم نسواں کو ترقی دینے کی کوشش کی گئی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ یہ سکول صوبہ میں آئندہ قائم ہونے والے زنانہ مدارس کے لئے نمونہ کا کام دے گا۔ لیکن پنجاب کے ہم پایہ ہونے میں ابھی بہت مدت درکار ہے۔ سال زیر تبصرہ میں پانچ زنانہ پرائمری مدارس کھولے گئے ہیں۔ اور ان میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی تعداد ۱۲۲۹۹ سے بڑھ کر ۱۳۴۳۶ تک پہنچ گئی ہے۔ ان طالبات میں مسلمان لڑکیوں کی تعداد ۴۱۵۸ سے ۴۸۵۰ تک، اور ہندو طالبات کی تعداد ۶۱۷۹ سے ۶۶۴۳ تک پہنچ گئی ہے۔ سکھ طالبات کی تعداد ۱۹۰۸ سے کم ہو کر ۱۸۶۷ رہ گئی۔

بین الاقوامی لیبر کانفرنس کا اجلاس سرکاری اعلان کے مطابق ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء کو جنیوا میں شروع ہوگا۔ جس میں پیشہ وروں کے متعلق اہم امور زیر بحث آئیں گے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی